سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ

یہ سورہ مبارکہ بھی مکی ہے اس میں ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیات اور پانچ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۲۱ — ومالی ۲۳/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا (۱)
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (۲)
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (۳)
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (۴)
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ
رَبُّ الْمَشَارِقِ (۵)
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ (۶)
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ (۷)
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ (۸)
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (۹)
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ (۱۰)
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (۱۱)
بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ (۱۲)
وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ (۱۳)
وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ (۱۴)
وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (۱۵)
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ (۱۶)

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر (۱)
پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر (۲)
پھر ذکر (یعنی قرآن) پڑھنے والوں کی (غور کر کر) (۳)
کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے (۴)
جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا
مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونیکے مقامات کا بھی مالک ہے (۵)
بے شک ہم ہی نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا (۶)
اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی (۷)
کہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے
(اُن پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں (۸)
(یعنی) وہاں سے نکال دینے کو اور اُن کیلئے عذاب دائمی ہے (۹)
ہاں جو کوئی (فرشتوں کی کسی بات کو) چوری سے جھپٹ
لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگارا اسکے پیچھے لگتا ہے (۱۰)
تو اُن سے پوچھو کہ انکا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے
بنائی ہے اُس کا؟ انہیں ہم نے چپکتے گارے سے بنایا ہے (۱۱)
ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں (۱۲)
اور جب انکو نصیحت دی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے (۱۳)
اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں (۱۴)
اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (۱۵)
بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر
اُٹھائے جائیں گے؟ (۱۶)

THOSE WHO SET THE RANKS

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By those who set the ranks in battle order
2. And those who drive away (the wicked) with reproof
3. And those who read (the Word) for a reminder,
4. Lo! thy Lord is surely One;
5. Lord of the heavens and of the earth and all that is between them, and Lord of the sun's risings.
6. Lo! We have adorned the lowest heaven with an ornament, the planets;
7. With security from every froward devil.
8. They cannot listen to the Highest Chiefs for they are pelted from every side,
9. Outcast and theirs is a perpetual torment;
10. Save him who snatcheth a fragment, and there pursueth him a piercing flame.[1]
11. Then ask them (O Muhammad): Are they stronger as a creation, or those (others) whom We have created? Lo! We created them of plastic clay.
12. Nay, but thou dost marvel when they mock.
13. And heed not when they are reminded,
14. And seek to scoff when they behold a portent.
15. And they say: Lo! this is mere magic;
16. When we are dead and have become dust and bones, shall we then, forsooth, be raised (again)?

أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۱۷﴾
قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿۱۸﴾
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۱۹﴾
وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۲۰﴾
هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ
تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾ ع

اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (جو) پہلے (ہو گزرے ہیں)؟ ﴿۱۷﴾
کہہ دو کہ ہاں۔ اور تم ذلیل ہو گے ﴿۱۸﴾
وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی اور یہ اس وقت دیکھنے لگیں گے ﴿۱۹﴾
اور کہیں گے۔ ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے ﴿۲۰﴾
(کہا جائے گا کہ ہاں) فیصلے کا دن جس کو تم جھوٹ سمجھتے
تھے یہی ہے ﴿۲۱﴾

17. And our forefathers?
18. Say (O Muhammad): Yea, in truth; and ye will be brought low.
19. There is but one Shout, and lo! they behold,
20. And say: Ah, woe for us! This is the Day of Judgement.
21. This is the Day of Separation, which ye used to deny.

اسرار و معارف

قسم ہے فرشتوں کی جو تعمیلِ ارشاد کے لیے صف بستہ رہتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو شیاطین اور باطل کو روکتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ اللہ کی یاد ہی جن کا وظیفہ ہے یقیناً تمہارا معبودِ برحق وہی واحد و لاشریک ہے۔ قرآنِ حکیم کے اول مخاطب اہلِ عرب فرشتوں کو بھی پوجتے اور اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے اور کاہنوں کو بھی بہت اہمیت دیتے نیز جنوں کو بھی پوجا جاتا تھا تو یہاں ان ہی کو بطورِ گواہ پیش فرما دیا کہ فرشتوں کا یہ حال کہ خود تعمیلِ ارشاد کے لیے ہمہ وقت کمربستہ اور صف بناتے منتظر ہیں یا جنوں اور کاہنوں کا یہ حشر کہ شیاطین اور جنوں کو آسمان کے قریب پھٹکنے سے روکتے ہیں لہذا کاہنوں کو جو خبریں ملتی تھیں وہ بھی نہ رہیں اور خود فرشتے ہمہ وقت ذکرِ الٰہی ہی ان کی غذا بھی ہے دوا بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ سب اللہ کے بندے اس کی مخلوق اور اس کے محتاج ہیں اور وہ اکیلا عبادت کا مستحق ہے۔ وہ بنانے اور قائم رکھنے والا ہے آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی یا جس قدر مخلوق ارض و سما میں بستی ہے اس سب کا خالق و پروردگار بھی وہی ہے اور جہاں سے کوئی ستارہ یا سیارہ نظر کے سامنے آتا ہے یا طلوع ہوتا ہے۔ ان مواقع اور اس نظام کا مالک بھی وہی ہے یہاں سے کلام متکلم کا لہجہ اپناتا ہے کہ یہ ہماری عظمت ہے جس نے آسمان کے سینے پہ ستاروں کے تمغے سجا دیئے کہ ہر ستارہ اپنے حجم میں ایک الگ جہان ہے اس میں کیا کیا خصوصیات ہیں اور اس کے کیا کیا اثرات ہیں پھر اسے کس نسبت سے کس جگہ نظر آنا چاہیے ایک ایسا نظام سمت کا پتہ چلانے اور راستہ پانے کے لیے ستاروں سے مدد لی جاتی ہے۔ یہ ہم نے انہیں ان مقامات پر قائم کر دیا ہے جہاں دنیا اور دنیا والوں کے لیے ان میں بے شمار تاثرات ہیں وہاں شیاطین کے لیے آسمان

کے سینہ پر توپ خانہ صف بستہ ہے کہ جب کوئی سرکش جن یا شیطان آسمان کے قریب جانے لگتا ہے تو اسے شہابِ ثاقب آکر لگتا ہے اس طرح وہ کاہنوں کے لیے آسمانی مجالس میں فرشتوں کی گفتگو سے سن گن پاکر جو اطلاع لاتے تھے اس سے بھی محروم ہو گئے کہ ہر طرف سے ان پر آگ برسائی جاتی ہے اور یہ ذلت کی مار ان کے لیے اب ہمیشہ ایسے ہی رہے گی۔ ہاں اگر کوئی بچ بچا کر کوئی چھوٹی موٹی خبر سن پائے تو ایک بھڑکتا ہوا شعلہ اسے آلیتا ہے اور جلا کر خاک کر دیتا ہے آگے وہ بات نہیں پہنچا سکتا کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل جن اور شیطان آسمان کے قریب پھرتے اور کچھ نہ کچھ سن سنا لیتے پھر اپنی طرف سے باتیں ملا کر کاہنوں کو بتاتے مگر آپ ﷺ کی بعثت پر یہ دروازہ بھی بند ہو گیا اور کاہنوں کا راج بھی ختم ہوا۔

اب ان سے پوچھیے کہ اجرامِ فلکی اور ان کا اس قدر مربوط نظام اس کے اثرات یہ ایک ناپیدا کنار وسیع اور باریک ترین نظام اور ان کے وجود کو بنانا مشکل کام ہے یا انسان کو بنانا جسے ہم نے ایک چپکتے گارے سے بنا کھڑا کیا۔ آپ کو ان کی عقل پہ حیرت ہوتی ہے جبکہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ آپ انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ سمجھ نہیں پاتے۔ کوئی معجزہ پیش فرماتے ہیں تو وہ ہنسی اڑاتے ہیں کہ یہ تو محض جادو کا کمال ہے بھلا اس سے یہ کیسے مان لیں کہ ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے یا ہمارے آباؤ اجداد جو اس حال کو پہنچ چکے پھر سے جی اٹھیں گے؟ آپ کہہ دیجیے بیشک ایسا ہی ہوگا تم سب نہ صرف زندہ کیے جاؤ گے بلکہ اس انکار، کفر اور مذاق کے باعث ذلیل ہو کر عذاب بھی پاؤ گے۔

معجزاتِ نبوی اور دلائلِ حقہ کے ساتھ کفار کا رویہ

آپ ﷺ اللہ کی عظمت دلائل سے ثابت فرماتے جبکہ کفار کی نظر دنیا کے اسباب پہ ہوتی تو وہ آپ کا مذاق اڑاتے تھے کہ بھلا اس طرح سے جمے ہوئے نظام کو کون پلٹ سکتا ہے اگر معجزات کا ظہور ہوتا تو کہہ دیتے کہ یہ جادو تماشہ تو ہو سکتا ہے روئے زمین پہ انقلاب نہیں لایا جاسکتا اور آج اس حال کو آج کے دور کا مسلمان کہلانے والا پہنچ چکا ہے اللہ کی پناہ۔

قیامت کا قیام بھی ان کے لیے اچانک ہوگا جیسے موت نے آدبوچا تھا بس ایک کڑک دار آواز آئے گی تو سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگیں گے وائے افسوس ہم انکار کرتے رہے

مگر قیامت تو قائم ہو گئی تو جواب پائیں گے کہ واقعی یہی وہ قیامت کا روز ہے تم جس کو ماننے سے انکار کرتے تھے۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۲۲ تا ۴۲ — وَمَالِیَ ۲۳ پ

Arabic	Urdu	English
اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ (۲۲)	جو لوگ ظلم کرتے تھے اُن کو اور اُن کے ہمجنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کر لو (۲۲)	22. (And it is said unto the angels): Assemble those who did wrong, together with their wives and what they used to worship
مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ (۲۳)	(یعنی جن کو) خدا کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر اُنکو جہنم کے رستے پر چلا دو (۲۳)	23. Instead of Allah, and lead them to the path to hell;
وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ (۲۴)	اور اُن کو ٹھیرائے رکھو کہ اُن سے (کچھ) پوچھنا ہے (۲۴)	24. And stop them, for they must be questioned.
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ (۲۵)	تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (۲۵)	25. What aileth you that ye help not one another?
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ (۲۶)	بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں (۲۶)	26. Nay, but this Day they make full submission.
وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۲۷)	اور ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے سوال (وجواب) کرینگے (۲۷)	27. And some of them draw near unto others mutually questioning.
قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ (۲۸)	کہیں گے کیا تم ہی ہمارے پاس (دائیں اور بائیں) سے آتے تھے (۲۸)	28. They say : Lo! ye used to come unto us, imposing, (swearihg that ye spoke the truth).
قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (۲۹)	وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے (۲۹)	29. They answer: Nay, but ye (yourselves) were hot believers.
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ (۳۰)	اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا۔ بلکہ تم سرکش لوگ تھے (۳۰)	30. We had no power over you, but ye were wayward folk.
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ (۳۱)	سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی اب ہم مزے چکھیں گے (۳۱)	31. Now the Word of our Lord hath been fulfilled concerning us. Lo! we are about to taste (the doom).
فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ (۳۲)	ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے (۳۲)	32. Thus we misled you. Lo! were (oursleves) astray.
فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ (۳۳)	پس وہ اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہونگے (۳۳)	33. Then lo! this Day they (both) are sharers in the doom.
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (۳۴)	ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (۳۴)	34. Lo! thus deal We with the guilty.
إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ (۳۵)	اُن کا یہ حال تھا کہ جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے (۳۵)	35. For when it was said unto them: There is no god save Allah, they were scornful.
وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (۳۶)	اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں (۳۶)	36. And said: Shall we forsake our gods for a mad poet?
بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ (۳۷)	(نہیں) بلکہ وہ حق لیکر آئے ہیں اور (پہلے) پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں (۳۷)	37. Nay, but he brought the Truth, and he confirmed those sent (before him).
إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ (۳۸)	بیشک تم تکلیف دینے والے عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو (۳۸)	38. Lo! (now) verily ye taste the painful doom—
وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۳۹)	اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے (۳۹)	39. Ye are requited naught save what ye did—
إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ (۴۰)	مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں (۴۰)	40. Save single-minded slaves of Allah;
أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ (۴۱)	یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے (۴۱)	41. For them there is a knowh provision,
فَوَاكِهُ وَهُم مُّكْرَمُونَ (۴۲)	(یعنی) میوے اور اُن کا اعزاز کیا جائے گا (۴۲)	42. Fruits. And they will be honoured,

43. In the Gardens of delight,	نعمت کے باغوں میں ﴿٤٣﴾	فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾
44. On couches facing one another;	ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہونگے) ﴿٤٤﴾	عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿٤٤﴾
45. A cup from a gushing spring is brought round for them,	شراب لطیف کے جام کا اُن میں دور چل رہا ہوگا ﴿٤٥﴾	يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾
46. White, delicious to the drinkers,	جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہوگی ﴿٤٦﴾	بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِينَ ﴿٤٦﴾
47. Wherein there is no headache nor are they made mad thereby.	نہ اس سے درد سر ہو اور نہ وہ اُس سے متوالے ہوں ﴿٤٧﴾	لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿٤٧﴾
48. And with them are those of modest gaze, with lovely eyes,	اور اُنکے پاس عورتیں ہونگی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہونگی (اور) آنکھیں بڑی بڑی ﴿٤٨﴾	وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾
49. (Pure) as they were hidden eggs (of the ostrich).	گویا وہ محفوظ انڈے ہیں ﴿٤٩﴾	كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾
50. And some of them draw near unto others, mutually questioning.	پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کرکے سوال (و جواب) کرینگے ﴿٥٠﴾	فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُونَ ﴿٥٠﴾
51. A speaker of them saith: Lo! I had a comrade	ایک کہنے والا اُن میں سے کہے گا کہ میرا ایک ہم نشین تھا ﴿٥١﴾	قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾
52. Who, used to say: Art thou in truth of those who put faith (in his words)?	(جو) کہتا تھا کہ بھلا تم بھی (ایسی باتوں کے) باور کرنیوالوں میں ہو ﴿٥٢﴾	يَّقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾
53. Can we, when we are dead and have become mere dust and bones—can we (then) verily be brought to book?	بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے گا؟ ﴿٥٣﴾	ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾
54. He saith: Will ye look?	(پھر) کہے گا کہ بھلا تم (اُسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو ﴿٥٤﴾	قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾
55. Then looketh he and seeth him in the depth of hell.	(اتنے میں) وہ (خود) جھانکے گا تو اسکو وسط دوزخ میں دیکھے گا ﴿٥٥﴾	فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِي سَوَآءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾
56. He saith: By Allah, thou verily didst all but cause my ruin.	کہے گا کہ خدا کی قسم تُو تو مجھے ہلاک ہی کرچکا تھا ﴿٥٦﴾	قَالَ تَاللّٰهِ إِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾
57. And had it not been for the favour of my Lord, I too had been of those haled forth (to doom).	اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی اُن میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں ﴿٥٧﴾	وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾
58. Are we then not to die,	کیا یہ نہیں کہ ہم (آئندہ کبھی) مرنے کے نہیں ﴿٥٨﴾	أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾
59. Saving our former death, and are we not to be punished?	ہاں (جو) پہلی بار مرنا تھا (سو مرچکے) اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا ﴿٥٩﴾	إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾
60. Lo! this is the supreme triumph.	بیشک یہ بڑی کامیابی ہے ﴿٦٠﴾	إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾
61. For the like of this, then, let the workers work.	ایسی ہی (نعمتوں) کیلئے عمل کرنیوالوں کو عمل کرنے چاہئیں ﴿٦١﴾	لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُونَ ﴿٦١﴾
62. Is this better as a welcome, or the tree of Zaqqum?[2]	بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت ﴿٦٢﴾	أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾
63. Lo! We have appointed it a torment for wrongdoers.	ہم نے اس کو ظالموں کیلئے عذاب بنا رکھا ہے ﴿٦٣﴾	إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِينَ ﴿٦٣﴾
64. Lo! it is a tree that springeth in the heart of hell,	وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اُگے گا ﴿٦٤﴾	إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾
65. Its crop is as it were the heads of devils!	اُس کے خوشے ایسے ہونگے جیسے شیطانوں کے سر ﴿٦٥﴾	طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيٰطِينِ ﴿٦٥﴾
66. And lo! they verily must eat thereof, and fill (their) bellies therewith.	سو وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اُسی سے پیٹ بھریں گے ﴿٦٦﴾	فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾
67. And afterward, lo! thereupon they have a drink of boiling water.	پھر اس (کھانے) کے ساتھ اُن کو گرم پانی ملا کر دیا جائیگا ﴿٦٧﴾	ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾
68. And afterward, lo! their return is surely unto hell.	پھر اُن کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا ﴿٦٨﴾	ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾

69. They indeed found their fathers astray,
70. But they make haste (to follow) in their footsteps.
71. And verily most of the men of old went astray before them,
72. And verily We sent among them warners.
73. Then see the nature of the consequence for those warned,
74. Save single-minded slaves of Allah.

اُنہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا (۶۹)
سو وہ اُنہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں (۷۰)
اور اُن سے پیشتر بہت سے پہلے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے (۷۱)
اور ہم نے اُن میں متنبہ کرنے والے بھیجے (۷۲)
سو دیکھ لو جن کو متنبہ کیا گیا تھا اُن کا انجام کیسا ہوا (۷۳)
ہاں خدا کے بندگانِ خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا) (۷۴)

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾
فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾
إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ ع

اسرار و معارف

حکم ہوگا کہ ظالموں کو ان کے ہم مشربوں سمیت جمع کیا جائے کہ جو دنیا میں کفر و شرک اور برائی میں ایک دوسرے کے مددگار رہتے آج ایک جیسی سزا بھی پائیں ساتھ ان شیاطین کو بھی جمع کرلو جن کی انہوں نے عمر بھر اطاعت کی اور اللہ کی نافرمانی کرتے رہے آج انہیں جہنم کی راہ دکھاؤ کہ یہی ان کے زندگی بھر کے سفر کا انجام ہے مگر ٹھہرو ان سے بات تو ہو جائے اور سوال ہوگا بھئی کیا بات ہے زندگی بھر تو اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے سے امید باندھا کیے مگر آج ایک دوسرے کی مدد نہیں کر رہے ہو۔ مگر جواب کیا دیتے یہ تو سر جھکائے شرمندہ کھڑے ہوں گے کہ اس روز اس بات کا کوئی جواب نہ ہوگا۔

پھر ایک دوسرے پوچھیں گے کہ دنیا میں تو تم لوگ بڑے بڑھ بڑھ کر بولتے تھے اور ہمیں قبولِ حق سے روکنے کیلئے بڑے زوردار دعوے کرتے تھے آج بتاؤ تو دوسرے کہیں گے تم خود ہی بے ایمان تھے اور حق کو قبول کرنے پہ آمادہ نہ تھے بھلا ہم کیا تم کو زبردستی کفر پر روک سکتے تھے ہرگز نہیں یہ تم ہی تھے جو ہر وقت سرکشی اور بغاوت پر آمادہ تھے۔ پھر سب ہی کہنے لگیں گے اب ان باتوں سے کیا حاصل ہم پر اللہ کا ارشاد صادق آیا اب ہمیں اپنے اعمال کا مزہ چکھنا ہی پڑے گا بھلا اگر ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہے تو ہم کون سے حق پر تھے جب خود گمراہ تھے تو تمہیں ہدایت کی بات کیسے بتا سکتے تھے۔

شیخ کا بنیادی وصف

شیخ میں بنیادی طور پر ایمان اور عقیدے کی پختگی ضروری ہے ورنہ کسی کمزور عقیدے والے یا بدعقیدہ شخص کو شیخ بنا لیا تو چونکہ وہ خود راہ گم کردہ ہے طالب اور مرید کو بھی گمراہ

کر دے گا۔

اور پھر حشر کو تو یہ سب مل کر عذاب میں گھر جائیں گے کہ بدکاروں کے اعمال پر ایسا ہی پھل لگا کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہیں اللہ کی وحدانیت اور عظمت کی طرف دعوت دی جاتی تو کہا کرتے تھے کہ یہ بات ہمیں گوارا ہی نہیں اور بہت اکڑ دکھاتے تھے نیز کہتے تھے کہ بھلا ایک پاگل شخص اور محض شاعرانہ خیالات پر بات کرنے والے کی بات مان کر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔

قولِ نبی کو اسباب کے ترازو میں جانچنے والے

ارشاداتِ نبوی کو جب وہ لوگ اسباب کے حوالے سے دیکھتے تو دنیا میں ہر طرف کفر مسلط تھا حکومتیں اور حکمران زندگی کے ہر شعبہ کے لوگ نہ صرف کفر و شرک میں غرق تھے بلکہ حق کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ اس حال میں وہ لوگ نبی علیہ السلام کو پاگل قرار دیتے کہ جس نے ساری دنیا کی مخالفت مول لی ہے اور پھر جب آپ ﷺ غلبۂ حق کی نوید سناتے تو وہ کہتے یہ شاعرانہ تعلّی ہے اور محض خیال ہے عملاً ایسا ممکن نہیں اور یہ نہ جان سکے کہ اللہ کا رسول ہے جو حق بات کے ساتھ مبعوث ہوا ہے اور تاریخ بھی گواہ ہے کہ ہمیشہ ہی اللہ کے رسول سچ ہی بتاتے آئے ہیں اللہ کرے آج کے مسلم بھی اس حقیقت کو جان لیں کہ انکار کرنے والو تمہیں بہت ہی دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا اور یہ تمہارے اس کرتوت کی سزا ہوگی ورنہ بلا وجہ کسی کو عذاب نہ ہوگا۔

ہاں اللہ کے وہ بندے جن میں خلوص تھا اپنی انا اور تکبر نہ تھا محض اپنی بڑائی کے لیے دین کے نام پر کفر اختیار نہ کرتے تھے وہ ان عذابوں کی ذلت سے محفوظ ہوں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر طرح کے فکر سے آزاد کہ انہیں کسی شے کے نہ ملنے کا اندیشہ نہ رہے گا بلکہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ ہمیشہ اللہ کی نعمتیں ملتی ہی رہیں گی اور وہ غذا کے محتاج بھی نہ رہیں گے بلکہ جنت میں غذا بقائے حیات کے لیے نہیں محض حصولِ لذت کے لیے کھائی جائے گی اور انہیں بہت عزت و احترام نصیب ہوگا۔ جنت کی نعمتوں میں ایک دوسرے کے سامنے تخت بچھا کر بیٹھیں گے اور خوبصورت جام گردش میں ہوں گے نورانی رنگ کے مشروب جو پینے میں انتہائی لذیذ اور جن سے نہ تو آدمی کو نشہ چڑھے نہ بہک جائے اور انہیں خوبصورت موٹی آنکھوں اور نیچی نگاہوں والی بیویوں کی رفاقت میسّر ہوگی ایسی حسین کہ گویا پروں کی تہہ سے کسی نے انڈا نکالا ہو۔ وہ بھی آپس میں گپ شپ کریں گے تو ایک جنتی کہے گا

میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ تم بھی مانتے ہو کہ جب مر کر خاک ہو جائیں گے تو پھر جی اٹھیں گے اور پھر کوئی جہان آباد ہو گا بھلا یہ بھی کوئی ماننے کی بات ہے تم ایسی باتوں پہ ایمان رکھتے ہو تو ارشاد ہو گا اگر چاہو تو اسے دیکھ لو۔

اہلِ جنّت کی نگاہ

اگرچہ جہنم بہت دُور ہو گی مگر جب وہ جنّت سے جھانکیں گے تو انہیں جہنم میں جلتا ہوا نظر آئے گا گویا موت کے بعد اہلِ جنت کی نگاہ میں اتنی وسعت ہو گی اگر یہ وصف زندگی میں نصیب ہو جائے اور اتباعِ نبوی اور صحبتِ کامل کے طفیل یہ نگاہ نصیب ہو جائے تو یہی کشف اور مشاہدہ کہلاتی ہے۔

تو اس سے بات کریں گے اور کہیں گے اللہ کی قسم تُو تو مجھے بھی تباہی کے گڑھے میں ڈالنے لگا تھا اور اگر مجھ اللہ کا کرم ہاتھ تھام نہ لیتا تو آج میں بھی مجرموں کے ساتھ پکڑا ہوا آتا۔ یعنی بدکار کی مجلس اور دوستی سے اللہ بچائے کہ یہ باتوں باتوں میں تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔

بُرے لوگوں کی دوستی سے بچ کر رہنا بھلا

مگر آج اللہ کا احسان ہے کہ اب ہمیں موت کا اندیشہ بھی نہیں کہ موت کی منزل بھی دنیا سے یہاں آنے کی راہ میں تھی۔ سو موت کی گھاٹی بھی گزر گئی اور جنت کے داخلے کے بعد اب کبھی بھی عذاب کا اندیشہ نہ رہا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ جب انسان کو محنت ہی کرنا ہے اور زندگی مشقت کر کے بسر کرنا ہے کہ اس کے بغیر تو ممکن نہیں تو پھر ایسی محنت اور اس طرح کی مشقت کرے کہ اس کامیابی کو پالے ورنہ غلط پر تو عذاب مرتّب ہو گا اور بھلا جنت کی نعمتیں بہتر ہیں یا ان سے نہ صرف محرومی بلکہ عذاب اور غذا میں دوزخ کا درخت "زقوم" جسے ہم نے ظالموں کی آزمائش بنا دیا ہے۔ گناہ پہ جرأت رکھنے والے بھلا یہاں کتنی ہمت دکھاتے ہیں کہ یہ زقوم ایک ایسا درخت ہے جو دوزخ کے اندر پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں اُگتا ہے جس کے پھل بھی ایسے ہیبت ناک ہیں جیسے شیاطین کے سر ہوں کہ تلخی اور کڑواہٹ اپنی جگہ دیکھنے میں بھی بہت مکروہ ہے اور عذابِ الٰہی ایسا ہے کہ یہ اس سے بچ نہ سکیں گے بلکہ اسے کھائیں گے اور پیٹ بھر بھر کے کھائیں گے اور اوپر سے پینے کے لیے جلتا ہُوا پانی ملے گا جو اس کے کھانے سے ہونے والے زخموں تک کو جلاتا چلا جائے گا اور پھر آگ کے ڈھیروں میں بسر کرنے جائیں گے یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنے گمراہ اور کافر آباؤ اجداد کی پیروی کی اور ان کے نقشِ قدم پر چلے جو خود پہلے ہی گمراہی اختیار کیے ہوئے تھے اور ہمارا

کرم ایسا کہ انہیں بھی محروم نہ رکھا انبیاء بھیج کر اس دردناک انجام سے بروقت مطلع فرمایا مگر ان کو بات ماننے میں عار تھی اب اس کا انجام سامنے ہے جبکہ اسی جگہ اور اسی وقت یعنی میدانِ حشر میں ہی اللہ کے مخلص بندے اس سب مصیبت سے محفوظ و مامون ہیں۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۷۵ تا ۱۱۳ — وَمَالِیَ ۲۳/۷

Arabic	Urdu	English
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾	اور کو نوح نے پکارا سو دیکھ لو کہ ہم دُعا کو کیسے اچھے قبول کرنے والے ہیں ﴿۷۵﴾	75. And Noah verily prayed unto Us, and gracious was the Hearer of his prayer,
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾	اور ہم نے اُن کو اور انکے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی ﴿۷۶﴾	76. And We saved him and his household from the great distress,
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾	اور اُن کی اولاد کو ایسا کیا کہ وہی باقی رہ گئے ﴿۷۷﴾	77. And made his seed the survivors,
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾	اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا ﴿۷۸﴾	78. And left for him among the later folk (the salutation):
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾	(یعنی) تمام جہان میں (کہ) نوح پر سلام ﴿۷۹﴾	79. Peace be unto Noah among the peoples!
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾	نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۸۰﴾	80. Lo! thus do We reward the good.
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾	بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۸۱﴾	81. Lo! he is one of Our believing slaves.
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾	پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ﴿۸۲﴾	82. Then We did drown the others.
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾	اور اُنہی کے پیروؤں میں ابراہیم تھے ﴿۸۳﴾	83. And lo! of his persuasion verily was Abraham,
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾	جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لیکر آئے ﴿۸۴﴾	84. When he came unto his Lord with a whole heart;
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾	جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ ﴿۸۵﴾	85. When he said unto his father and his folk: What is it that ye worship?
اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾	کیوں جھوٹ (بنا کر) خدا کے سوا اور معبودوں کے طالب ہو؟ ﴿۸۶﴾	86. Is it a falsehood—gods beside Allah—that ye desire?
فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾	بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ﴿۸۷﴾	**87. What then is your opinion of the Lord of the Worlds?**
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾	تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی ﴿۸۸﴾	88. And he glanced a glance at the stars,
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾	اور کہا میں تو بیمار ہوں ﴿۸۹﴾	89. Then said: Lo! I feel sick!
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾	تب وہ اُن سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے ﴿۹۰﴾	**90. And they turned their backs and went away from him.**
فَرَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾	پھر ابراہیم انکے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ ﴿۹۱﴾	**91. Then turned he to their gods and said: Will ye not eat?**
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾	تمہیں کیا ہوا ہے تم بولتے نہیں؟ ﴿۹۲﴾	92. What aileth you that ye speak not?
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾	پھر اُن کو داہنے ہاتھ سے مارنا اور توڑنا شروع کیا ﴿۹۳﴾	93. Then he attacked them, striking with his right hand.
فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾	تو وہ لوگ اُن کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ﴿۹۴﴾	94. And (his people) came toward him, hastening.
قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾	انہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جنکو خود تراشتے ہو؟ ﴿۹۵﴾	**95. He said: Worship ye that which ye yourselves do carve**
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اُسکو خدا ہی نے پیدا کیا ہے ﴿۹۶﴾	96. When Allah hath created you and what ye make?

قَالُوا ابْنُوا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ (٩٧)
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ (٩٨)
وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (٩٩)
رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (١٠٠)
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ (١٠١)
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ
اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (١٠٢)
فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ج (١٠٣)
وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ لا (١٠٤)
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ (١٠٥)
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ (١٠٦)
وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (١٠٧)
وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۖ (١٠٨)
سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ (١٠٩)
كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (١١٠)
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (١١١)
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (١١٢)
وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا
مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ع (١١٣) ع

وہ کہنے لگے کہ اسکے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اسکو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو (٩٧)
غرض انہوں نے انکے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہم نے انہی کو زیر کر دیا (٩٨)
اور ابراہیم بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانیوالا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائیگا (٩٩)
اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما جو سعادتمندوں میں سے ہو (١٠٠)
تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی (١٠١)
جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے
کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں
تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپکو
حکم ہوا ہے وہی کیجئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا (١٠٢)
جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا (١٠٣)
تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم (١٠٤)
تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی
بدلہ دیا کرتے ہیں (١٠٥)
بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی (١٠٦)
اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا (١٠٧)
اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا (١٠٨)
کہ ابراہیم پر سلام ہو (١٠٩)
نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (١١٠)
بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (١١١)
اور ہم نے انکو اسحاق کی بشارت بھی دی کہ وہ نبی اور نیکوکاروں میں سے ہونگے (١١٢)
اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں۔ اور ان دونوں کی اولاد
میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنیوالے (یعنی گنہگار) بھی ہیں (١١٣)

97. They said: Build for him a building and fling him in the red-hot fire.

98. And they designed a snare for him, but We made them the undermost.

99. And he said: Lo! I am going unto my Lord Who will guide me.

100. My Lord! Vouchsafe me of the righteous.

101. So We gave him tidings of a gentle son.

102. And when (his son) was old enough to walk with him, (Abraham) said: O my dear son, I have seen in a dream that I must sacrifice thee. So look, what thinkest thou? He said: O my father! Do that which thou art commanded. Allah willing, thou shalt find me of the steadfast.

103. Then, when they had both surrendered (to Allah), and he had flung him down upon his face,

104. We called unto him: O Abraham!

105. Thou hast already fulfilled the vision. Lo! thus do We reward the good.

106. Lo! that verily was a clear test.

107. Then We ransomed him with a tremendous victim.

108. And We left for him among the later folk (the salutation):

109. Peace be unto Abraham!

110. Thus do We reward the good.

111. Lo! he is one of Our believing slaves.

112. And We gave him tidings of the birth of Isaac, a Prophet of the righteous.

113. And We blessed him and Isaac. And of their seed are some who do good, and some who plainly wrong themselves.

اسرار و معارف

یہ نہ سمجھا جائے کہ اہلِ حق کو صرف آخرت ہی میں کامیابی ہوگی اور دنیا پہ کافر ہی موج کرے گا ہرگز نہیں۔ اگر وقتی طور پر کفر کو غلبہ مل جائے تو آخر تباہ ہو کر درسِ عبرت بن جاتا ہے اور اللہ ہمیشہ حق کو ہی غالب رکھتے ہیں جیسے

نوح علیہ السلام کے واقعہ میں غور کرو کہ صدیوں کفر اور کفار نے ان کا مذاق اڑایا انہیں ایذا دی پھر آخر انہوں نے ہمیں پکارا اور دعا کی کہ یا اللہ ان کے مقابلے میں میری مدد کر تو ہم ہی دعاؤں کو سننے والے ہیں۔ ہم نے ایسی سُنی کہ اس ساری مصیبت سے بھی انہیں نجات دی اور ان سب لوگوں کو بھی جو ان کے پیروکار تھے اور انہیں عذاب سے بھی محفوظ رکھا جبکہ روئے زمین پر کوئی کافر باقی نہ چھوڑا سب طوفان میں غرق ہو گئے اور آئندہ کے لیے ان کا نام ونشان تک مٹا دیا کہ روئے زمین پر اس کے بعد صرف نوح علیہ السّلام کی نسل باقی رہی اور مدتوں کے لیے نوح علیہ السّلام کی عظمت و نیک نامی کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیا کہ جہان بھر کے لوگ ان پر سلام بھیجتے رہتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نہ صرف اس عالم کے لوگ بلکہ ہر عالم کی مخلوق۔ ہم احسان یعنی خلوصِ دل سے اطاعت کرنے والوں کو اسی طرح نوازا کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی پُرخلوص بندے تھے اور ان سب کو جو ان کا انکار کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی پُرخلوص بندے تھے۔ اور ان سب کو جو ان کا انکار اور مخالفت کرتے تھے غرق کر کے نابود کر دیا

پھر ان ہی جیسا حال ابراہیم علیہ السّلام کو پیش آیا کہ جب انہوں نے دل کی گہرائی سے صرف اللہ ہی کی عبادت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور غیر اللہ سے روکا۔ یہاں لفظ وَمِنۡ شِيۡعَتِهٖ استعمال فرمایا گیا ہے جبکہ پہلے بارہا گزر چکا ہے اور قرآن حکیم کی روش سے یہ واضح ہے کہ گمراہ گروہوں پر شیعہ کا اطلاق فرمایا گیا ہے اور یہاں اکثر مفسرینِ کرام نے اُصولِ دین اور ورع تقویٰ میں نوح علیہ السّلام کے اتباع کی وجہ سے ابراہیم علیہ السّلام کو شیعہ کہا جانا تحریر فرمایا ہے یہ ان کی رائے ہے مگر یہاں بات یہ چل رہی تھی کہ حق کو صرف آخرت ہی میں کامیابی نہیں ہوتی دنیا میں بھی حق ہی غالب آتا ہے خواہ کفر کو وقتی طور پر چند ے مہلت مِل بھی جائے اس کی مثال نوح علیہ السلام کے حالات سے دی گئی اور پھر ابراہیم علیہ السلام کفار کے ہاتھوں اسی حال سے گزرے تو یہاں کفار کے سلوک کے باعث جو ان پر بیتی اس کی مشابہت کو اور اس مصیبت کو شیعت فرمایا گیا ہے کہ شیعہ "مشایعیت" سے ہے جس کا معنی چلنا یا روش ہے چنانچہ انہوں نے بھی اپنے باپ سے ابتدا کی جبکہ باپ ہی بچے اور بیٹے کی سب سے پہلی پناہ گاہ ہوتا ہے مگر ان کو حق کی خاطر گھر سے ہی مخالفت کی ابتدا برداشت کرنا پڑی اور والد سے صاف فرما دیا نیز ان کے ساتھ ساری قوم کو بھی کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو کہ یہ بُت کوئی فرد یا

مِنۡ شِيۡعَتِهٖ

ہستی تو ہو نہیں سکتے کیا تم جھوٹ موٹ گھڑ کے انہیں اللہ کے بجائے صاحبِ اختیار مان لیتے ہو تو کیا تمہیں اللہ کی ذات میں یا اس کی عظمت اور اُلوہیت میں کوئی شبہ ہے یا ماننے سے کیا عذر مانع ہے یہ باتیں چلتی رہتی تھیں کہ کفار کا تہوار آ گیا جس میں وہ کھانا وغیرہ بنا کر بتوں کے آگے رکھ جاتے اور باہر جا کر رسومات ادا کرتے اور واپس آ کر اسے بابرکت جان کر لے جاتے تھے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بطور خاص دعوت دی کہ ان پر ہمارے مذہب کی بڑائی واضح ہو تو انہوں نے ستاروں میں نگاہ کی اور فرمایا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ستاروں میں نگاہ فرمانے کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی قوم نجوم کے علم میں بہت یقین رکھتی تھی تو گویا انہیں اعتبار آ جائے کہ واقعی ستاروں کی چال دیکھ کر بیماری کا بتا رہے ہیں جو درست ہی ہو سکتا ہے یہ بات پہلے بھی گزر چکی

علمِ نجوم

کہ علمِ نجوم کیا ہے یہ ایک فن ہے جیسے دست شناسی کہ بعض خاص لکیریں خاص باتوں کی غماض ہوتی ہیں اسی طرح ستاروں کی روش بھی بعض باتوں کو ظاہر کرتی ہے جیسے نبض کی حرکت حکیم کو مرض کے بارے اندازہ کرنے میں مدد دیتی ہے اگر یہاں تک بات رہے تو حرج نہیں ہاں اگر اسی پر بھروسہ کرنے لگے اور اسے موثر بالذات ماننے لگے تو یہ خیال مشرکانہ ہے۔ اللہ اس سے پناہ میں رکھے چنانچہ یہ بات سُن کر کفار تو چلے گئے اور ابراہیم علیہ السّلام بُت خانے تشریف لے گئے جہاں بُتوں کے آگے کھانے چُنے ہوتے تھے تو فرمایا کیا ہُوا کھاتے کیوں نہیں ہو اور تمہیں کیا ہو گیا کہ بولتے بھی نہیں جواب تک نہیں دیتے ہو مراد بتوں کی بے بسی کا اظہار تھا اور پھر انہیں توڑ پھوڑ دیا کہ کفار پر واضح ہو جائے کہ یہ بے بس پتھر تو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے جب لوگوں کو پتہ چلا تو گھبرا گئے کہ کیا غضب ہو گیا اور پھر ان کے پاس دوڑے آئے کہ یہ زیادتی آپ نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بھی تو پتھر کو توڑ پھوڑ کر گھڑ کر ہی بُت بناتے ہو تب وہ کچھ نہیں کر سکتا جب بُت بن جائے تو اسے صاحبِ اختیار مان کر اس کی پوجا کرنے لگتے ہو۔ مَیں نے بُتوں کو صرف اس لیے توڑا ہے کہ تم جان لو یہ جیسے پہلے پتھر تھے ویسے ہی اب بھی ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے بلکہ تمہیں اللہ نے پیدا فرمایا اور ان سب چیزوں کا خالق بھی وہی ہے بلکہ ان کے استعمال کی قوت بھی تمہیں اُسی نے دی ہے۔ وہ بہت بگڑے اور کہنے لگے اونچی سی عمارت بنا کر نیچے بہت بڑی آگ جلائی جائے اور وہاں سے انہیں اس آگ میں پھینک دیا جائے تو اس طرح انہوں نے ابراہیم علیہ السّلام کو سزا دینا چاہی مگر ہم نے خود انہیں کو نیچا دکھایا اور رسوا کر دیا جبکہ ابراہیم علیہ السّلام کا بال بھی

بیگانہ کر سکے۔

چنانچہ ابراہیم علیہ السّلام نے وہاں سے ہجرت فرمائی اور نبی کا ہجرت کر جانا بھی وہاں کے مکینوں سے ایک نعمتِ عظمیٰ کا چھن جانا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی ورنہ تو جو شہر بعد میں فتح ہو سکتا ہے اللہ اسے پہلے بھی آپ کے قبضہ میں دے سکتا تھا مگر آپ کے تشریف لے جانے سے مشرکین پر غضب الٰہی ٹوٹ پڑا اور تباہ و رسوا ہو گئے۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی ملک چھوڑ دیا کہ ایسی جگہ جا رہوں گا جہاں اپنے رب کو یاد کروں اور اس کی عبادت میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے نیز وہی ذات مجھے سیدھی راہ دکھائے گی اور پھر جب عرصہ بیت گیا آپ کے کوئی اولاد نہ تھی تو دعا کی اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ آپ نے جب ہجرت فرمائی تو آپ کی اہلیہ حضرتِ سارہ اور بھانجے حضرت لوط ہمراہ تھے صرف یہی ایمان بھی لائے تھے راستے میں فرعونِ مصر سے پالا پڑا آخر اس نے حضرت سارہ کو خدمت کے لیے ایک خاتون عطا کی جس کا نام حاجرہ تھا ان کے بطن سے اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا دیا جس کا نام نامی حضرت اسمٰعیل رکھا گیا پھر ان ماں بیٹے کو بیت اللہ کی جگہ پر چھوڑنے کا حکم ہوا جہاں زمزم برآمد ہوا۔ اس سب واقع کے بعد جب بیٹا اس عمر کو پہنچا کہ ساتھ دوڑتا پھرتا ہو تو آپ نے خواب دیکھا کہ اسے اللہ کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ بیٹے کو تیار کر کے ساتھ لیا اور باہر جا کر بتایا کہ بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو انہوں نے جواب دیا یہ تو وحی ہے آپ کو حکم دیا گیا۔ ہے تو بجا آوری کے بغیر چارہ نہیں ضرور عمل کیجیے۔ اگر پوچھنے سے آپ کی مراد میری رائے لینے سے ہے تو انشاء اللہ مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ آپ نے اس عظیم اور بلند ہمت خاتون حضرتِ حاجرہ جن کے قدموں پہ اک جہاں دوڑتا اور سعی کرتا ہے سے بات نہ کی کہ یہ خواب نبی کا تھا اور اس کو سمجھنا بھی نبی ہی کا کام تھا چنانچہ حضرتِ اسمٰعیلؑ نے خواب کی بجائے حکم کی اور تعمیلِ ارشاد کی بات کی اور یہ بھی عرض کر دیا کہ میں بھی تو نبی ہوں آپ کو ذبح کرنے کا حکم ملا ہے تو مجھے ہو جانے کا نیز وحی غیر متلو بھی ثابت ہو گئی کہ یہ حکم کسی کتاب میں تو نازل نہ ہوا تھا چنانچہ جب آپ نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور بیٹے کو لٹا کر ذبح کر دیا آنکھ کھولی تو دنبہ ذبح کیا ہوا پڑا تھا اور

نبی کی ہجرت

انبیاءؑ کا خواب بھی وحی ہوتا ہے نیز وحی غیر متلو

اسمٰعیل علیہ السلام کھڑے مسکرا رہے تھے تو حیران ہو گئے۔ یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ غیب کا جاننا اللہ کا خاصہ ہے اور دوسرے اُتنا جانتے ہیں جتنا اللہ بتا دے اور بتلایا ہوا اطلاع عن الغیب یعنی غیب پر اطلاع تو ہوتا ہے علمِ غیب نہیں یہاں ابراہیم علیہ السلام کو اور اسمٰعیل علیہ السلام کو دنبہ ذبح ہو جانے تک پتہ نہ چلا اگر یہ مانا جائے کہ آپ جانتے تھے تو خصوصیت کس بات کی یہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے کہ ذبح تو دُنبہ ہو گا بس آپ بیٹے کو لٹا دیجیے۔ ایسا نہیں ہوا آپ نے ذبح کر دیا مگر سلامت دیکھ کر حیران رہ گئے تو آواز آئی اے ابراہیم آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا اور اکلوتا عزیز ترین بیٹا ذبح کر دیا یہ بہت ہی بڑا امتحان تھا یہ ہماری مرضی کہ ہم نے اسے باقی رکھا اور ایک بہت عظمت والا جانور خاص اپنی طرف سے اور جنت سے بھیج کر ذبح کرا دیا چنانچہ ہم نے ان کی یہ یاد بعد والوں میں بھی باقی رکھی کہ ظہورِ اسلام تک اہلِ مکہ قربانی دیتے تھے اسلام نے بھی اس کا حکم دیا اور یوں اس قربانی کی یاد ہر سال تازہ ہوتی رہتی ہے اور سلامتی ہو ابراہیم پر کہ ہم خلوص سے نیکی کرنے والوں کو یہی ابدی سلامتی ہی کا صلہ دیا کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی کھرے بندے تھے ہم نے انہیں اور بیٹے کی بشارت بھی دی اسحٰق علیہ السلام اور اسے نبی بھی بنایا بلکہ ایسی برکت ڈال دی تھی کہ پشتوں ان میں نبوت چلتی رہی اور ان کی اولاد میں بہت سے نیک اور صالح بندے پیدا ہوتے اگرچہ بعد میں کچھ بڑے بدکار بھی اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے بھی ہوتے۔

انبیاء اور علمِ غیب

رکوع نمبر ۴ آیات ۱۱۴ تا ۱۳۸ وَمَالِیَ ۲۳/۸

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿۱۱۴﴾	اور ہم نے موسٰی اور ہارون پر بھی احسان کیے ﴿۱۱۴﴾	114. And We verily gave grace unto Moses and Aaron,
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۱۱۵﴾	اور اُن کو اور اُن کی قوم کو مصیبت عظیمہ سے نجات بخشی ﴿۱۱۵﴾	115. And saved them and their people from the great distress,
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ﴿۱۱۶﴾	اور اُن کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے ﴿۱۱۶﴾	116. And helped them so that they became the victors.
وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِينَ ﴿۱۱۷﴾	اور اُن دونوں کو کتاب واضح (المطالب) عنایت کی ﴿۱۱۷﴾	117. And We gave them the clear Scripture
وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۱۸﴾	اور اُن کو سیدھا رستہ دکھایا ﴿۱۱۸﴾	118. And showed them the right path.
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِينَ ﴿۱۱۹﴾	اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر (خیر) باقی چھوڑ دیا ﴿۱۱۹﴾	119. And We left for them among the later folk (the salutation):
سَلٰمٌ عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿۱۲۰﴾	کہ موسٰی اور ہارون پر سلام ﴿۱۲۰﴾	120. Peace be unto Moses and Aaron!
إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲۱﴾	بیشک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۲۱﴾	121. Lo! thus do We reward the good.

122. Lo! they are two of our believing slaves.

123. And lo! Elias was of those sent (to warn).

124. When he said unto his folk: Will ye not ward off (evil)?

125. Will ye cry unto Baal and forsake the best of Creators,

126. Allah, your Lord and Lord of your forefathers?

127. But they denied him, so they surely will be haled forth (to the doom)

128. Save the single-minded slaves of Allah.

129. And We left for him among the later folk (the salutation):

130. Peace be unto Elias!

131. Lo! thus do We reward the good.

132. Lo! he is one of our believing slaves.

133. And lo! Lot verily was of those sent (to warn).

134. When We saved him and his household, every one,

135. Save an old woman among those who stayed behind;

136. Then We destroyed the others.

137. And lo! ye verily pass by (the ruin of) them in the morning.

138. And at night-time; have ye then no sense?

وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾
اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿۱۲۴﴾
کیا تم بعل کو پکارتے (اور اُسے پوجتے) ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو ﴿۱۲۵﴾
(یعنی) خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے ﴿۱۲۶﴾
تو اُن لوگوں نے انکو جھٹلا دیا۔ سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائینگے ﴿۱۲۷﴾
ہاں خدا کے بندگانِ خاص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے) ﴿۱۲۸﴾
اور اُن کا ذکر (خیر) پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۲۹﴾
کہ الیاسین پر سلام ﴿۱۳۰﴾
ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۳۱﴾
بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۳۲﴾
اور لُوط بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾
جب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو سب کو (عذاب سے) نجات دی ﴿۱۳۴﴾
مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ﴿۱۳۵﴾
پھر ہم نے اَوروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳۶﴾
اور تم دن کو بھی اُن (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو ﴿۱۳۷﴾
اور رات کو بھی۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ﴿۱۳۸﴾

إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۲﴾
وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾
إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾
أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۲۵﴾
اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۲۶﴾
فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۲۷﴾
إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۲۸﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۲۹﴾
سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿۱۳۰﴾
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾
وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۳﴾
إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۴﴾
إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۳۵﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۳۶﴾
وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ﴿۱۳۷﴾
وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۳۸﴾ ع

اسرار و معارف

یہی حال موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو پیش آیا کہ فرعون نے سخت مقابلہ کیا اور انہیں تباہ کرنا چاہا جبکہ اللہ نے انہیں دنیا میں بھی غالب فرمایا اور فرعون کو اس کی قوم سمیت تباہ کرکے انہیں ان کی قوم سمیت اس سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہ غالب اور کامیاب رہے انہیں اللہ نے کتاب عطا فرمائی جو واضح دلائل رکھتی تھی اور سیدھے راستے پر راہنمائی فرمائی۔ نیز ان کا ذکرِ خیر بعد والوں میں بھی باقی رکھا اللہ کی سلامتی ہو موسیٰ اور ہارون پر کہ ہم احسان کرنے والوں کا ایسے ہی بدلہ چکاتے ہیں وہ دونوں بھی ہمارے کھرے اور مخلص بندے تھے۔

پھر الیاس علیہ السلام مبعوث ہوئے انہوں نے بھی اپنی قوم کو ہدایت کی طرف بلایا۔ اور فرمایا کیا جہالت ہے کہ

بعل بُت کو تو پوجتے ہو اور اللہ کو بھولے ہوئے ہو جو سب سے اعلیٰ اور بہتر پیدا کرنے والا ہے مراد ہے کہ حقیقی خالق۔ خالق تو وہی ہے جو عدم سے وجود کو تخلیق فرماتا ہے دوسرا کوئی اگر بناتے بھی تو اس کی تخلیق کو جوڑ کر کوئی شے بنائے گا لہٰذا خالق کہلانے کا حق نہیں رکھتا اور آج کل تو خصوصاً ادیب اور شعرا حضرات خالق کہلاتے ہیں جو ہرگز جائز نہیں کہ خالق صرف اللہ ہے۔ وہ اللہ جو نہ صرف خالق ہے بلکہ تخلیق کے بعد اسے درجۂ کمال تک پہنچانا اور باقی رکھنا بھی اسی کا کام ہے خود تم کو بھی اور تمہارے آباؤ اجداد کو بھی اسی نے پیدا فرمایا اور حیات بخشی لیکن انہوں نے ان حقائق کا انکار کیا اور مقابلے کی ٹھانی۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی میدانِ حشر میں پکڑے آئیں گے سوائے اللہ کے کھرے بندوں کے جنہوں نے الیاس علیہ السّلام کی اطاعت کر لی تھی۔

کیا الیاس علیہ السّلام زندہ ہیں

یہ عقیدہ کہ الیاس علیہ السّلام زندہ ہیں اسرائیلی روایات میں سے ہے ایسے ہی خضر علیہ السلام کے بارے بھی۔ بے غبار بات یہ ہے کہ وصال کے بعد بعض ارواح کو بھی اللہ کریم فرشتوں کی طرح کسی کام کی ذمہ داری بخش دیتے ہیں جن میں خضر علیہ السلام کا واقعہ بھی ہے اور الیاس علیہ السلام کے بارے میں بھی بعض اولیاء اللہ کو بھی یہ حال نصیب ہوتا ہے مگر اس میں ان کا کچھ اختیار نہیں ہوتا تعمیلِ ارشاد کرتے ہیں ہاں عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمانوں پر اور زمین پر تشریف لائیں گے یہ سب ارشاداتِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔

چنانچہ ان کا نیک نام ہم نے بعد والوں میں بھی باقی رکھا سلامتی ہو الیاس علیہ السلام پر بھی کہ ہم اپنے مخلص بندوں کو یونہی نوازا کرتے ہیں اور وہ ہمارے بہت ہی کھرے بندے تھے۔

اور بے شک حضرت لوط علیہ السلام بھی ہمارے رسول تھے انہیں بھی قوم کی طرف سے کس قدر شدید مخالفت اور مظالم کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے انہیں بھی اور ان کے سب پیروکاروں کو بھی بچا لیا سوائے ان کی اہلیہ کے وہ دل سے پیچھے رہ جانے والوں یعنی کفار کے ساتھ تھی تو عملاً بھی انہیں پیچھے چھوڑ دیا گیا جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو ہم نے بعد والوں کو نابود کر دیا اور اے اہلِ عرب تم تو رات دن ان راہوں پہ سفر کرتے ہو جن میں ان کی ویرانی کی داستانیں بکھری پڑی ہیں ان کھنڈرات اور زمین کی اُلٹ پلٹ کو دیکھ کر تمہیں عقل نہیں آتی۔

139. And lo! Jonah verily was of those sent (to warn).	اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے (۱۳۹)	وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳۹)
140. When he fled unto the laden ship,	جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے (۱۴۰)	اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۱۴۰)
141. And then drew lots and was of those rejected;	اُس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی (۱۴۱)	فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ (۱۴۱)
142. And the fish swallowed him while he was blameworthy;	پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ قابل ملامت کام کرنیوالے تھے (۱۴۲)	فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ (۱۴۲)
143. And had he not been one of those who glorify (Allah).	پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے (۱۴۳)	فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (۱۴۳)
144. He would have tarried in its belly till the day when they are raised;	تو اس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائینگے اُسی کے پیٹ میں رہتے (۱۴۴)	لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۱۴۴)
145. Then We cast him on a desert shore while he was sick;	پھر ہمنے اُن کو جبکہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا (۱۴۵)	فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۱۴۵)
146. And We caused a tree of gourd to grow above him;	اور اُن پر کدو کا درخت اُگایا (۱۴۶)	وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ (۱۴۶)
147. And We sent him to a hundred thousand (folk) or more.	اور اُن کو لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا (۱۴۷)	وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ (۱۴۷)
148. And they believed, therefor We gave them comfort for a while.	تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی انکو دنیا میں ایک وقت مقرر تک فائدے دیتے رہے (۱۴۸)	فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (۱۴۸)
149. Now ask them (O Muhammad): Hatn thy Lord daughters whereas they have sons?	ان سے پوچھو تو کہ بھلا تمہارے پروردگار کے لئے تو بیٹیاں اور اُن کے لئے بیٹے (۱۴۹)	فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ (۱۴۹)
150. Or created We the angels females while they were present?	یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اُس وقت) موجود تھے (۱۵۰)	اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ (۱۵۰)
151. Lo! it is of their falsehood that they say:	دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں (۱۵۱)	اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ (۱۵۱)
152. Allah hath begotten. And lo! verily they tell a lie.	کہ خدا کے اولاد ہے کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۵۲)	وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۵۲)
153. (And again of their falsehood): He hath preferred daughters to sons.	کیا اس نے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو پسند کیا ہے؟ (۱۵۳)	اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ (۱۵۳)
154. What aileth you? How judge ye?	تم کیسے لوگ ہو کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو (۱۵۴)	مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (۱۵۴)
155. Will ye not then reflect?	بھلا تم غور (کیوں) نہیں کرتے (۱۵۵)	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۵)
156. Or have ye a clear warrant?	یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے (۱۵۶)	اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ (۱۵۶)
157. Then produce your writ, if ye are truthful.	اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو (۱۵۷)	فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۵۷)
158. And they imagine kinship between him and the jinn, whereas the jinn know well that they will be brought before (Him).	اور اُنہوں نے خدا میں اور جنوں میں رشتہ مقرر کیا حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائینگے (۱۵۸)	وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ (۱۵۸)
159. Glorified be Allah from that which they attribute (unto Him).	یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے (۱۵۹)	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (۱۵۹)
160. Save the single-minded slaves of Allah.	مگر خدا کے بندگان خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے) (۱۶۰)	اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ (۱۶۰)
161. Lo! verily, ye and that which ye worship,	سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو (۱۶۱)	فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ (۱۶۱)
162. Ye cannot excite (anyone) against Him	خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے (۱۶۲)	مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ (۱۶۲)

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾
مگر اس کو جو جہنم میں جانے والا ہے ﴿١٦٣﴾
163. Save him who is to burn in hell.

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾
اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے ﴿١٦٤﴾
164. There is not one of Us but hath his known position.

وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾
اور ہم صف باندھے رہتے ہیں ﴿١٦٥﴾
165. Lo! We, even We are they who set the ranks.

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾
اور (خدائے) پاک (ذات) کا ذکر کرتے رہتے ہیں ﴿١٦٦﴾
166. Lo! We, even We are they who hymn His praise

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾
اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ﴿١٦٧﴾
167. And indeed they used to say:

لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾
کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی ﴿١٦٨﴾
168. If we had but a reminder from the men of old,

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾
تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے ﴿١٦٩﴾
169. We would be single-minded slaves of Allah.

فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾
لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب ان کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا ﴿١٧٠﴾
170. Yet (now that it is come) they disbelieve therein; but they will come to know.

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾
اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ
ہو چکا ہے ﴿١٧١﴾
171. And verily Our word went forth of old unto Our bondmen sent (to warn)

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾
کہ وہی (مظفر و) منصور ہیں ﴿١٧٢﴾
172. That they verily would be helped,

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾
اور ہمارا لشکر غالب رہے گا ﴿١٧٣﴾
173. And that Our host, they verily would be the victors.

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾
تو ایک وقت تک ان سے اعراض کئے رہو ﴿١٧٤﴾
174. So withdraw from them (O Muhammad) awhile.

وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
اور انہیں دیکھتے رہو۔ یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لینگے ﴿١٧٥﴾
175. And watch, for they will (soon) see.

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾
کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں ﴿١٧٦﴾
176. Would they hasten on Our doom?

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾
مگر جب وہ ان کے میدان میں آ اُترے گا تو جن کو ڈر سنایا
گیا تھا ان کے لئے بُرا دن ہوگا ﴿١٧٧﴾
177. But when it cometh home to them, then it will be a hapless morn for those who have been warned.

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾
اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیرے رہو ﴿١٧٨﴾
178. Withdraw from them awhile.

وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾
اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے ﴿١٧٩﴾
179. And watch, for they will (soon) see.

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾
یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے (اس سے) پاک ہے ﴿١٨٠﴾
180. Glorified be thy Lord, the Lord of Majesty, from that which they attribute (unto Him)!

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾
اور پیغمبروں پر سلام ﴿١٨١﴾
181. And peace be unto those sent (to warn)!

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾ ع ٩
سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو سزاوار ہے ﴿١٨٢﴾
182. And praise be to Allah, Lord of the Worlds!

اسرار و معارف

ایک حال دنیا میں ایمان لانے والوں کی کامیابی کا یونس علیہ السلام کے واقعہ میں بھی ہے کہ اللہ نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا مگر قوم نے نہ مانا اور یہاں تک تکلیف دی اور تنگ کیا کہ وہ ان سے الگ ہو گئے اور انہیں عذابِ الٰہی کی پیشگوئی فرمائی اُدھر وہ تشریف لے گئے اِدھر قوم نے جب عذابِ الٰہی کے آثار

ان کی پیشگوئی کے مطابق دیکھے تو انہوں نے توبہ کرلی اور یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کی عذاب ٹل گیا۔ یونس علیہ السلام اسی ناراضگی میں واپس نہ گئے یہ ان سے اجتہاداً خطا ہوئی کہ معاملہ ان کی ذات کا نہ تھا اللہ کے پیغام کا تھا جب انہوں نے مان لیا تو انہیں واپس تشریف لے جانا چاہیے تھا مگر وہ دور جانے کیلئے کنارِ دریا

خطاءِ اجتہادی

پہنچے اور کشتی میں سوار ہو گئے اب کشتی ڈوبنے لگی تو اہلِ کشتی نے کہا کہ ایک آدمی بھی اگر کم کر دیا جائے تو دوسرے بچ سکتے ہیں ورنہ سب ڈوب جائیں گے چنانچہ قرعہ نکالا گیا کہ آخر کس کو ڈالا جائے کہ کسی کو اعتراض کا موقع نہ رہے۔ قرعہ میں یونس علیہ السلام کا نام نکل آیا چنانچہ آپ دریا میں کود گئے۔ مقربین کی خطا اجتہادی بھی ان کے لیے دنیا کی مشکلات کا باعث بن جاتی ہے۔ شاید ان کی کوشش ہو کہ باقی سفر تیر کر نکل جائیں گے مگر ایک بہت بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا تب انہیں بہت شدت سے احساس ہوا کہ مجھے یہ اقدام نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ واپس قوم میں جانا چاہیے تھا۔ تب انہوں نے اللہ کی تسبیح شروع کی اور مسلسل کرتے ہی چلے گئے "وہ تسبیح آیۂ کریمہ تھی جس کے بہت سے فوائد حدیث شریف میں بیان ہوئے ہیں" اگر وہ اس احساس کے ساتھ اللہ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔ یعنی دنیا کے اعتبار سے موت بھی آجاتی تو انبیاء کی موت صرف دنیا سے برزخ میں انتقال کا نام ہے ورنہ قبر میں بھی ان کے اجسامِ مبارک

حیاتِ انبیاء

میں روح موجود اور حیات باقی رہتی ہے تو مچھلی بھی ان کی قبر بن کر قیامت تک باقی رہتی کہ ان کا جسدِ اطہر اس کی خوراک تو بن نہ سکتا تھا وہ بھی ان کی حفاظت کے لیے ہمیشہ باقی رہتی خواہ مر بھی جاتی تو بھی اس کا جسم اسی حالت میں رہتا مگر اللہ نے ان کی معذرت قبول فرما کر مچھلی کو حکم دیا جس نے انہیں کنارِ دریا اُگل دیا جہاں چٹیل میدان تھا اور ان کا بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث کافی مضمحل ہو رہا تھا کہ بال تک نہ رہے تھے اور کھال یقیناً بہت نرم پڑ گئی ہو گی چنانچہ ہم نے ان پر فوراً ایک بیلدار درخت پیدا کر دیا جس کی گھنی چھاؤں بھی اور پھل بھی ان کی خاطر پیدا کر دیئے گئے اور یوں ان کا بدن پھر بحال ہو گیا قوم نے بھی انہیں پا لیا تو خوشی خوشی واپس لے گئے۔ وہ ایک لاکھ یا اس کے قریب لوگ تھے جو سب ان پر ایمان لاتے اطاعت کی، اور مدتوں عیش و آرام سے بسر کی اب ذرا ان مشرکین سے ان کے عقائد کی بات۔ کیجیے کہ یہ کیا بے تکی بات ہے اپنے لیے تو لڑکے پسند کرتے ہو اور اللہ کے اولاد بھی مانی تو اس کی بیٹیاں مان لیں کہ مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے کیا یہ

جانتے ہیں یا یہ پاس موجود تھے کہ جب ہم نے فرشتے پیدا فرمائے تو انہیں مؤنث پیدا فرمایا۔ بلکہ یہ بہت بڑا جھوٹ کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی اولاد ہے اور اسے بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں پسند ہیں بھلا یہ کیا بات ہوئی تم غور ہی نہیں کر پاتے بھلا تمہارے پاس کیا دلیل ہے اگر کسی آسمانی کتاب میں یہ خبر نازل ہوئی ہے تو وہ لے آؤ کہ دلائل

بات کیلئے دلیل چاہیے عقلی بھی اور نقلی بھی یا پھر مشاہدہ

تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل مشاہدہ کہ بندہ خود دیکھ رہا ہو یا پھر وہ بات عقلاً تو ثابت ہو یا پھر اس پہ کوئی نقلی دلیل موجود ہو جب اللہ کریم کفار سے یہ دلائل مانگ رہے ہیں تو اس کا معنیٰ ہے کہ اسلام عقلاً بھی درست ہے لہذا سائنس بھی ہر نئی دریافت میں اسلام کی تائید کرتی ہے نقلاً بھی کہ پہلی تمام کُتب ان ہی حقائق کو بیان بھی کرتی ہیں اور نبی آخر الزماں کی پیشگوئی بھی اور اگر خلوصِ دل سے محنت کرے تو ان سب حقائق کا مشاہدہ بھی ممکن ہے کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ اور جن ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اللہ نیکی کا خالق ہے اور اس کا بھائی ابلیس بُرائی کا جس کا دعویٰ خود شیطان نے بھی نہیں کیا بلکہ وہ خود خوب جانتا ہے کہ آخر وہ اللہ کی بارگاہ میں پکڑا آئے گا اور سخت عذاب سے دوچار ہوگا۔ یہ مشرکین تو اپنے دعووں میں اس سے بھی آگے نکل گئے اللہ تو ان کی بیان کردہ سب خرافات سے بھی اور ہر طرح کی کمی کمزوری سے پاک اور بہت بالا ہے یہ خود ہی اپنے کیے کی سزا پائیں گے جس سے صرف وہ لوگ بچ سکیں گے جو خالصتاً اللہ ہی کے بندے ہوں گے۔ اور یہ بھی سُن لو کہ تم اور تمہارے معبودانِ باطلہ چاہو بھی تو سارے مل کر کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے نہ کسی کو یہ اختیار ہے کہ

شیطان پکڑ کر گمراہی کی طرف نہیں لے جا سکتا

پکڑ کر کفر کی طرف لے جائے وہ گمراہ ہوتا ہے جو بدبخت اپنے لیے خود ایسا غلط فیصلہ کرتا ہے جو اس کے دوزخ جلنے کا سبب بن جاتا ہے۔ رہی بات فرشتوں کی تو وہ خود اقرار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقررہ مقام ہے اور ہم ہر وقت اطاعت الٰہی پہ کمربستہ اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ ہر ایک کا

مقامِ معلوم

مقام مقرر ہے اور مسلسل ذکر و اطاعت سے بھی اس سے آگے نہیں بڑھتے کہ انہیں اطاعت الٰہی کے راستے میں کوئی مانع پیش نہیں آتا۔

یہ مشرکین آپ کی بعثت سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم تک تو صحیح دین پہنچا ہی نہیں پہلی کتب ہی سلامت

پہنچ گئی ہوتیں تو ہم اطاعت کا حق ادا کر دیتے اور اللہ کے نہایت مخلص بندے ہوتے مگر جب آپ مبعوث ہوئے آسمانی کتاب لائے تو انکار کر دیا انہیں جلدی پتہ چل جائے گا کہ جس طاقت کا انہیں گھمنڈ ہے وہ نبی کا راستہ نہ روک سکے گی کہ یہ تو ہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارے رسُول ہی ہمیشہ فتح یاب ہوں گے اور ہماری مدد ان کے ساتھ ہوگی اور وہ لوگ جو خود کو اللہ کا سپاہی بنائیں گے کبھی شکست کا منہ نہ دیکھیں گے اور ہمیشہ ان کی کامیابی یقینی ہوگی آپ ذرا انتظار فرمائیے اور دیکھتے رہیے کہ ان کے ساتھ ہوتا کیا ہے یہ خود ہمارے عذاب کو جلدی آنے کی دعوت دے رہے ہیں یعنی آپ کی مخالفت اور ایذا رسانی ہی تو اس کے نزول کا سبب ہے اور جب آئے گا تو ان کا حال بہت ہی بُرا ہوگا آپ صرف انتظار فرمائیے اور دیکھیے کہ خود انہیں بھی معلوم ہو جائے گا۔

کہ تیرا پروردگار ہی پاک ہے اور بہت بلند ہے اس کی شان اُن کی بے ہُودہ باتوں کو اس کی بارگاہ میں گذر نہیں اور سلامتی ہے اللہ کی طرف سے اس کے رسولوں پر اور سب خوبیاں اور سارے کمالات صرف اُسی ذاتِ پاک کو سزاوار ہیں۔

بحمد اللہ تمت سورہ صٰفّٰت

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۵ ھجری